HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

OPEN ACCESS

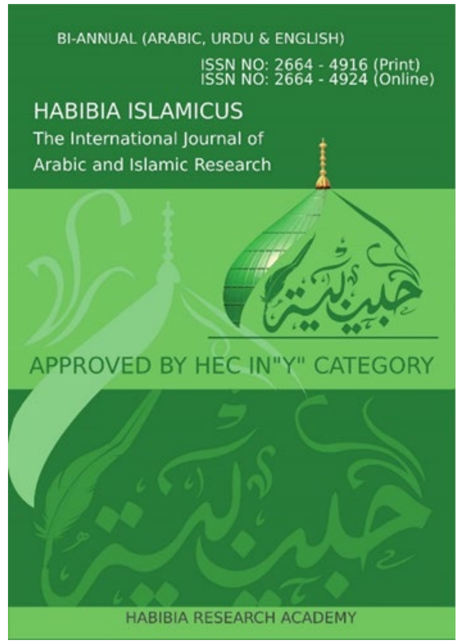

TOPIC:

AN INTRODUCTORY STUDY OF ILM AL-WAHY; IN THE LIGHT OF QUR'ANIC VERSES

قرآنی آیات کی روشنی میں علم الوحی کا تعارفی مطالعہ

AUTHORS:

1- *Wajid Ali, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala Email: wajid.ali@gift.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-2328-825X*

2- *Dr. Hafiz Muhammad Waseem Abbas, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GIFT University, Gujranwala Email: waseem.abbas@gift.edu.pk Orcid ID: https://orcid. org/0000-0003-2229-8023*

3- *Dr. Mustafeez Ahmad Alvi, Dean, Faculty of Social Sciences, NUML, Islamabad, Emal: mustafeez.ahmad.alvi@hotmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-9047-3391*

How to Cite: *Ali, Wajid, Hafiz Muhammad Waseem Abbas, and Mustafeez Ahmad Alvi. 2021. "URDU 9 AN INTRODUCTORY STUDY OF ILM AL-WAHY; IN THE LIGHT OF QUR'ANIC VERSES: قرآنی آیات کی روشنی میں علم الوحی کا تعارفی مطالعہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and IslamicResearch) 5 (3):121-38*

https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u09.

URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/150

Vol. 5, No.3 || July –September 2021 || P. 121-138

Published online: 2021-09-30

QR. Code

AN INTRODUCTORY STUDY OF ILM AL-WAHY; IN THE LIGHT OF QUR'ANIC VERSES

قرآنی آیات کی روشنی میں علم الوحی کا تعارفی مطالعہ

Wajid Ali, Hafiz Muhammad Waseem Abbas, Mustafiz Ahmad Alvi,

ABSTRACT:
Allah (swt) has elevated man to the highest position in all creation, and bestwed upon him the bounty of reason and knowledge. An in depth study of knowledge itself reveals that, there are two forms and ranks of knowledge in the universe; one is the divinely revealed instintintive level of awareness about reality, and the other is the earned and learned behavoiur based upon knowledge, that is gained through urge, effort and experience. Human beings, apart from the innate divine blessing of knowledge, learns through sense experience, reason and intuitive thinking. The higher form of knowledge is divinely transmission through revelation to the Prophets. The heavenly revealed knowledge has been preserved by human being in the form of Sacred Books; especially a body of knowledge about reality in the form of religion, namely in the Holy Bible and the Holy Qur'an.

KEYWORDS: *God's knowledge, Concept of Knowledge, Old Testament, Wisdom, Wealth, Consciousness, Proverbs.*

ابتدائیہ: اللہ کریم نے انسانوں کی راہنمائی کے لیے اپنے انبیاء کو مبعوث فرمایا جبکہ ان کے ذریعے وحی کی صورت میں انسانوں کے لیے رشد وہدایت کا پیغام دیا۔ وحی اللہ کریم کی طرف سے عطا کردہ ایسا علم ہے جو قطعی اور یقینی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ کہ یہ خالق کائنات کی طرف سے ملا ہے اور خالق اپنی تخلیق کو سب سے بہتر جانتا ہے۔ انسان کے لیے وہی علم مفید ونافع ہو گا جو اللہ کریم کی طرف سے وحی کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ مسلم مفکرین متفق ہیں کہ وحی علم کا ایک ذریعہ ہے اور یہ علم قطعی اور یقینی ہے۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اسی نے لیا ہے تو ایسی محفوظ کتاب جو نبی کریم ﷺ پر تئیس سال کے عرصہ میں نازل ہوئی، اسی کتاب مقدس سے معلوم کرنا ہے کہ وحی کیا ہے؟ وحی کس قدر ذریعہ علم ہے؟ کیا واقعی وحی ایک قطعی علم کی حیثیت رکھتی ہے؟ جیسے سوالات کے جواب جاننا نہایت ضروری ہیں۔

وحی کا لغوی مفہوم: وحی اللہ کریم کی طرف سے اپنے انبیاء علیہم السلام کو ملنے والی ہدایات ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسانی زندگی کامیابی وکامرانی حاصل کرتی ہے وحی کے لفظ پر غور کیا جائے تو قرآن مجید میں بارہا یہ لفظ آیا ہے اس کے معنی ومفہوم کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس کا معنی تاج العروس میں **الاشارہ**[1] (علامت، نشانی) بیان کیا گیا ہے۔ گویا وحی ایک علامت یا اشارہ کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ وحی کے حوالے سے **علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:** الوحی: الشارة و الکتابة والرسالة و الالہام و الکلام الخفی و کل ما القیتہ الی غیرک ۔ یقال: وحیت الیہ الکلام و اوحیت ۔ ووحی وحیاًو اوحی ایضاً ای کتب-[2](وحی: اشارہ، کتابت، پیغام، الہام، اور مخفی کلام کو کہا جاتا ہے۔ نیز ہر وہ بات جو تم دوسرے تک پہنچا دیتے ہو وحی کہلاتی ہے۔ عرب کہتے ہیں، **وحیت الیہ الکلام**، یا پھر کہتے ہیں، **اوحیت**؛ ہمزہ کے ساتھ، یا بغیر ہمزہ کے جیسے، **وحیت**، یعنی میں نے اسے بات پہنچا دی۔)

وحی کا ایک معنی خفیہ خبر دینا ہے علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: الْإِعْلَام فِي خَفَاء [3](پوشیدہ بات کی خبر دینا) جبکہ اس کی اصطلاحی تعریف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: هُوَ كَلَام الله الْمنزل على نَبِي من أنبيائه وَالرَّسُول'[4](یعنی انبیاءِ کرام پر نازل ہونے والے اللہ کے کلام کو وحی کہتے ہیں۔)معلوم ہوا کہ وحی ایک ایسی علامت یا خفیہ اشارہ یا پوشیدہ بات ہے جو اللہ کریم کی طرف سے انسانی دل پر القاء ہوتی ہے۔

قرآنی آیات میں وحی کے معانی : قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں کئی مقامات پر لفظ وحی مذکور ہے جو مختلف مقامات پر اپنا الگ معنی و مفہوم رکھتا ہے۔ اس حوالے سے ذیل میں جائزہ پیش کیا جاتا ہے

1۔**خیال:** وحی کا ایک معنی خیال ہے سورہ النحل میں ہے کہ "**وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ**[5](اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں (خیال) ڈال دیا کہ تو بعض پہاڑوں میں اپنے گھر بنا اور بعض درختوں میں اور بعض چھپروں میں (بھی) جنہیں لوگ (چھت کی طرح) اونچا بناتے ہیں)

2۔**اشارہ:** وحی کا ایک معنی اشارہ بھی ہے جیسا کہ سورہ مریم میں ہے کہ "**فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا**[6](پھر (زکریا علیہ السلام) حجرۂ عبادت سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے تو ان کی طرف اشارہ کیا (اور سمجھایا) کہ تم صبح وشام (اللہ کی) تسبیح کیا کرو) ایک اور آیہ کریمہ میں یوں بیان ہوا ہے کہ "**فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا**[7](پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی اس لئے کہ آپ کے رب نے اس کے لئے تیز اشاروں (کی زبان) کو مسخر فرمادیا ہو گا)

3۔**دل میں بات ڈالنا:** بعض اوقات اللہ کریم کی طرف سے کسی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جاتی ہے ایسی بات کو قرآن میں وحی کہہ کر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ "**إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَا يُوحَى**[8](جب ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں وہ بات ڈال دی جو ڈالی گئی تھی) ایک اور مقام پر اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے "**وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ**[9](اور جب میں نے حواریوں کے دل میں (یہ) ڈال دیا کہ تم مجھ پر اور میرے پیغمبر (عیسٰی علیہ السلام) پر ایمان لاؤ، (تو) انہوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ ہو جا کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں) اسی بات کو سوورہ القصص میں یوں بیان کیا ہے کہ "**وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ**[10](اور ہم نے موسٰی (علیہ السلام) کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم انہیں دودھ پلاتی رہو، پھر جب تمہیں ان پر (قتل کر دیئے جانے کا) اندیشہ ہو جائے تو انہیں دریا میں ڈال دینا اور نہ تم (اس صورتِ حال سے) خوفزدہ ہونا اور نہ رنجیدہ ہونا، بیشک ہم انہیں تمہاری طرف واپس لوٹانے والے ہیں اور انہیں رسولوں میں (شامل) کرنے والے ہیں)

4۔ ودیعت کرنا: قرآن کریم بعض اوقات کسی شے کو طریقہ کار عطا کرنے یا ودیعت کرنے کو لفظ وحی میں یوں بیان کرتا ہے "فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ"[11] (پھر دو دِنوں (یعنی دو مرحلوں) میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر سماوی کائنات میں اس کا نظام ودیعت کر دیا اور آسمانِ دنیا کو ہم نے چراغوں (یعنی ستاروں اور سیّاروں) سے آراستہ کر دیا اور محفوظ بھی (تاکہ ایک کا نظام دوسرے میں مداخلت نہ کر سکے)، یہ زبردست غلبہ (وقوت) والے، بڑے علم والے (رب) کا مقرر کردہ نظام ہے)

5۔ حکم دینا: اللہ کریم اپنے بندوں کو جب حکم دیتا ہے تو اس مفہوم کو قرآن وحی کے لفظ سے تعبیر کرتے ہے جیسا کہ سورہ ہود میں ہے کہ "وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ"[12] (اور تم ہمارے حکم کے مطابق ہمارے سامنے ایک کشتی بناؤ اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے (کوئی) بات نہ کرنا، وہ ضرور غرق کئے جائیں گے)

6۔ آگاہ کرنا: اللہ کریم اپنی مخلوق کو آگاہی دیتا ہے ایسے میں قرآن لفظ وحی کو بیان کر کے یوں فرماتا ہے "فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ"[13] (پھر جب وہ اسے لے گئے اور سب اس پر متفق ہو گئے کہ اسے تاریک کنویں کی گہرائی میں ڈال دیں تب ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی: (اے یوسف! پریشان نہ ہونا ایک وقت آئے گا) کہ تم یقیناً انہیں ان کا یہ کام جتلاؤ گے اور انہیں (تمہارے بلند رتبہ کا) شعور نہیں ہے) معلوم ہوا کہ اللہ کریم جب کسی کے دل میں کائی بات ڈالے، حکم دے، اشارہ فرمائے یا کوئی بات ودیعت کرے یا کسی معاملہ یا بات بارے آگاہ کرے تو قرآن مجید انہیں وحی کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے۔

وحی اللہ کی طرف سے ہے: انسانوں کی راہنمائی کے لیے اللہ کریم نے اپنے انبیاء کو مبعوث فرمایا اور ان کے ذریعے اپنا پیغام وحی کی صورت میں عطا کیا، یہ وحی اللہ کریم کی طرف سے آتی ہے جس کا اقرار و اظہار انبیاء کرتے رہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ"[14] (مجھے تو (اللہ کی طرف سے) وحی کی جاتی ہے مگر یہ کہ میں صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں)

اس آیہ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ "أهل العلم وقراءة الكتب، فعلم أنّ ذلك لم يحصل إلا بالوحي من الله إنْ يُوحى إِلَيَّ إِلَّا أَنَّما أَنَا نَذِيرٌ أى لأنما أنا نذير. ومعناه:ما يوحى إلىّ إلا للإنذار، فحذف اللام وانتصب بإفضاء الفعل إليه. ويجوز أن يرتفع على معنى:ما يوحى إلىّ إلا هذا، وهو أن أنذر وأبلغ ولا أفرط في ذلك، أى ما أو مر إلا بهذا الأمر وحده، وليس إلىّ غير ذلك. وقرئ إنما بالكسر على الحكاية، أى: إلا هذا القول، وهو أن أقول لكم: إنما أنا نذير مبين ولا أدعى شيئا آخر."[15] (علماء اور کتابوں کے مطالعہ سے آپ جانتے ہیں کہ یہ صرف خدا کی وحی سے ہوا ہے تاکہ مجھے ترغیب دے سوائے اس کے کہ میں پیش خیمہ ہوں، یعنی اس لئے کہ میں پیش خیمہ ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف تنبیہ کی جاتی ہے، لہٰذا الزام ہٹا دیا جاتا ہے اور اس پر عمل لایا جاتا ہے۔ یہ معنی کی طرف بڑھ سکتا ہے: بصورت دیگر جو تجویز کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ متنبہ کریں، مطلع کریں اور اس سے زیادہ نہ کریں،

کچھ بھی کریں یا اکیلے اس سے گزریں، اور ایسا نہیں ہے۔ اور پڑھیں لیکن کہانی توڑ کر، یعنی اس قول کے سوا، جو آپ کو بتانا ہے: میں ایک واضح پیش خیمہ ہوں اور میں کسی اور چیز کا دعوی نہیں کر رہا ہوں) نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اپنی اوپر نازل ہونے والی وحی کو اپنے رب کی طرف سے منسوب کرتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ "قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ"[16] (فرما دیجیے: (اے کافرو!) بس میں (ظاہراً) آدمی ہونے میں تو تم ہی جیسا ہوں (پھر مجھ سے اور میری دعوت سے اس قدر کیوں گریزاں ہو؟) میری طرف یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ تمہارا معبود فقط معبودِ یکتا ہی ہے! پس تم اسی کی طرف سیدھے متوجہ رہو اور اس سے مغفرت چاہو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے) معلوم ہوا کہ انبیاء باعتبار جنس انسان ہیں جبکہ ان کا دیگر انسانوں سے فرق امتیاز وحی بھی ہے اور وحی کا بیان اللہ کریم کی طرف سے ہوتا ہے۔

مزید اس حوالے سے بیان کرتے ہوئے سورہ احقاف میں مذکور ہے کہ "قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ"[17] (آپ فرمادیں کہ میں (انسانوں کی طرف) کوئی پہلا رسول نہیں آیا (کہ مجھ سے قبل رسالت کی کوئی مثال ہی نہ ہو) اور میں اَز خود (یعنی محض اپنی عقل و درایت سے) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور نہ وہ جو تمہارے ساتھ کیا جائے گا، (میرا علم تو یہ ہے کہ) میں صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے (وہی مجھے ہر شے کا علم عطا کرتی ہے) اور میں تو صرف (اس علم بالوحی کی بنا پر) واضح ڈر سنانے والا ہوں) ا

یک اور مقام پر یوں ارشاد ہوا کہ "وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ"[18] (اور کافر لوگ اپنے پیغمبروں سے کہنے لگے: ہم بہرصورت تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تمہیں ضرور ہمارے مذہب میں لوٹ آنا ہو گا، تو ان کے رب نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے)

انبیاء پر وحی کا نزول: اللہ کریم نے حضور ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کی طرف آنے والی وحی کو بیان کیا اور کچھ انبیاء کے نام لے کر فرمایا ان پر جو وحی نازل ہوتی رہی وہ بھی اللہ کریم کی طرف سے ہے جیسا کہ "إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا"[19] (اے حبیب!) بیشک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی)

ایک اور مقام پر اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ "شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ

مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ[20] (اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرّر فرمایا جس کا حکم اُس نے نُوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراھیم اور موسٰی و عیسٰی (علیھم السلام) کو دیا تھا (وہ یہی ہے) کہ تم (اِسی) دین پر قائم رہو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو، مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ (توحید کی بات) جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں۔ اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لئے) منتخب فرما لیتا ہے، اور اپنی طرف (آنے کی) راہ دکھا دیتا ہے (ہر) اس شخص کو جو (اللہ کی طرف) قلبی رجوع کرتا ہے)

ایک اور مقام پر اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ "كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ[21] (اسی طرح آپ کی طرف اور اُن (رسولوں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں اللہ وحی بھیجتا رہا ہے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے)

وحی علم ہے: قرآن مجید میں وحی کو علم سے تعبیر کیا گیا ہے جبکہ اس کو پڑھنے کے حوالے سے اپنے نبی کو ہدایت فرمائی کہ جلدی نہ کریں یہ خود ہی یاد ہو جائے گی، جبکہ حضور ﷺ جو علم میں اضافے کے لیے دعا کی تلقین کی، جس سے معلوم ہوا کہ وحی بھی علم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوتا ہے کہ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا[22] (پس اللہ بلند شان والا ہے وہی بادشاہِ حقیقی ہے، اور آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں قبل اس کے کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے، اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دے)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ نسفی لکھتے ہیں کہ "{فتعالى الله} ارتفع عن فنون الظنون وأوهام الأفهام وتنزه عن مضاهاة الأنام ومشابهة الأجسام {الملك} الذي يحتاج إليه الملوك {الحق} المحق في الألوهية ولما ذكر القرآن وإنزاله قال استطراداً وإذا لقنك جبريل ما يوحى إليك من القرآن فتأن عليك ريثما يسمعك ويفهمك {ولا تعجل بالقرآن} بقراءته {مِن قَبْلِ إَن يقضى إِلَيْكَ وَحْيُهُ} من قبل أن يفرغ جبريل من الإبلاغ {وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً} بالقرآن ومعانيه وقيل ما أمر الله رسوله بطلب الزيادة في شيء إلا في العلم[23] ({اللہ تعالیٰ} فہم کے خیالات اور وہم و گمان سے اٹھے اور جسموں کی نیند اور مشابہت سے دور چلے گئے {بادشاہ} جس کی بادشاہوں کو (سچائی) حق کی ضرورت ہے اور جب اس نے قرآن کا ذکر کیا اور اسے اتارا تو اس نے انحراف سے کہا اور اگر جبریل نے تمہیں قرآن سے جو کچھ متاثر کیا ہے وہ تمہیں سکھایا یہاں تک کہ وہ تمہیں سن لے اور تمہیں سمجھ لے اور قرآن کو پڑھنے کے لئے جلدی نہ کرے)

وحی اور حکمت: اللہ کریم کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کو حکمت بھی کہا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ حکمت و دانائی کی باتیں ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں یوں مذکور ہے "ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا[24] (یہ حکمت و دانائی کی ان باتوں میں سے ہے جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہیں، اور (اے انسان!) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا (ورنہ) تو ملامت زدہ (اور اللہ کی رحمت سے) دھتکارا ہوا ہو کر دوزخ میں جھونک دیا جائے)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمحشری لکھتے ہیں کہ "ذلِكَ إشارة إلى ما تقدم من قوله لا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ إلى هذه الغاية. وسماه حكمة لأنه كلام محكم لا مدخل فيه للفساد بوجه. وعن ابن عباس: هذه الثماني عشرة آية كانت في ألواح موسى، أوّلها، لا تجعل مع الله إلها آخر، قال الله تعالى وَكَتَبْنا لَهُ فِي الْأَلْواحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وهي عشر آيات في التوراة. ولقد جعل الله فاتحتها وخاتمتها النهى عن الشرك، لأن التوحيد هو رأس كل حكمة وملاكها، ومن عدمه لم تنفعه حكمه وعلومه وإن بذ فيها الحكماء «1» وحك بيافوخه السماء، وما أغنت عن الفلاسفة أسفار الحكم، وهم عن دين الله أضل من النعم.[25] (یہ مندرجہ بالا قول کا حوالہ ہے کہ خدا کے ساتھ اس مقصد کے لئے کوئی دوسرا خدا نہ بنائیں۔ انہوں نے اسے حکمت قرار دیا کیونکہ یہ ایک ہوا بند تقریر ہے جس میں چہرے پر بدعنوانی کا کوئی تعارف نہیں ہے۔ اور ابن عباس کے بارے میں: یہ اٹھارہ آیتیں موسیٰ کی سلیبس میں تھیں جن میں سے پہلی آیت خدا کے ساتھ دوسرا خدا نہیں بناتی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے اسے ہر چیز کے پینل میں ایک خطبہ لکھا جو تورات میں دس آیات ہیں۔ خدا نے اسے فاتح اور اس کے نتیجے کو برائی سے منع کر دیا ہے کیونکہ وحدانیت تمام حکمتوں کا سربراہ اور اس کا فرشتہ ہے اور ورنہ اس کے فیصلے اور علوم سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا، اگرچہ دانشمندوں نے اسے ڈانٹ کر آسمان بتایا اور حکمرانی کے سفر کے فلسفیوں کو کس چیز نے مالا مال کیا اور وہ خدا کے دین کے بارے میں ہیں جو نعمتوں سے بہتر ہے)

وحی غیب کی خبر ہے: انسان کا علم محدود ہے جبکہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اس سے مخفی رکھی گئی ہیں ایسی غیب کی باتوں بارے اللہ کریم نے وحی کے ذریعے لوگوں کو خبریں عطا فرمائی ہیں جیسا کہ سور آل عمران میں ہے کہ **"ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ نُوحِيهِ إِلَيۡكَۚ وَمَا كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ يُلۡقُونَ أَقۡلَٰمَهُمۡ أَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ يَخۡتَصِمُونَ**[26] (اے محبوب!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں، حالانکہ آپ (اس وقت) ان کے پاس نہ تھے جب وہ (قرعہ اندازی کے طور پر) اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم (علیہا السلام) کی کفالت کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے)

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نسفی کہتے ہیں کہ "{ذلك} إشارة إلى ما سبق من قصة حنة وزكريا ويحيى ومريم {مِنْ أَنبَاءِ الغيب نُوحِيهِ إِلَيْكَ} يعني أن ذلك من الغيوب التي لم تعرفها إلا بالوحي {وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُون أقلامهم} أزلامهم وهي قداحهم التي طرحوها في النهر مقترعين أو هي الأقلام التي كانوا يكتبون التوراة بها اختاروها للقرعة تبركاً بها {أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ} متعلق بمحذوف دل عليه يلقون كأنه قيل يلقونها ينظرون أيهم يَكفل مريم أو ليعلموا أو يقولون {وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ} في شأنها تنافساً في التكفل به[27] ({وہ} حنا، زکریا، یحییٰ اور مریم کی مندرجہ بالا کہانی کا حوالہ {غیب کی خبر سے، آپ کے لیے} کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان غیر موجودگیوں میں سے ایک ہے جو آپ کو صرف وحی سے معلوم تھیں اور جو کچھ انہوں نے اپنے قلم پھینکے تھے ان کے الفاظ اور وہ مگ تھے جو انہوں نے دریا میں ووٹ ڈالتے ہوئے ڈالے تھے یا وہ قلم ہیں جن میں وہ تورات لکھ رہے تھے، انہوں نے اسے گاؤں کے لیے منتخب کیا اور انہیں اس سے نوازا گیا جس کی ضمانت مریم} سے ہے جس کا تعلق حذف شدہ سے ہے جس کے بارے

میں وہ کہتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کون مریم کی ضمانت دیتا ہے یا یہ سکھانے یا کہنے کے لئے کہ "اور جو کچھ ان کے پاس تھا، جب وہ اس میں مہارت رکھتے تھے "تو وہ اس میں مقابلہ کرتے تھے۔ اس کا خیال رکھیں)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا "ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ نُوحِيهِ إِلَيۡكَ وَمَا كُنتَ لَدَيۡهِمۡ إِذۡ أَجۡمَعُوٓاْ أَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُونَ"[28] (اے حبیبِ مکرّم!) یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی فرمارہے ہیں، اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھے)

مزید ارشاد فرمایا کہ "تِلۡكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡغَيۡبِ نُوحِيهَآ إِلَيۡكَ مَا كُنتَ تَعۡلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِن قَبۡلِ هَٰذَا فَٱصۡبِرۡ إِنَّ ٱلۡعَٰقِبَةَ لِلۡمُتَّقِينَ"[29] (یہ (بیان ان) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس سے قبل نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، پس آپ صبر کریں۔ بیشک بہتر انجام پرہیز گاروں ہی کے لئے ہے)

وحی سے ہدایت ملتی ہے: اللہ کریم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنے انبیاء کے ذریعے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا جیسا کہ فرمایا "قُلۡ إِن ضَلَلۡتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفۡسِي وَإِنِ ٱهۡتَدَيۡتُ فَبِمَا يُوحِيٓ إِلَيَّ رَبِّيٓ إِنَّهُۥ سَمِيعٞ قَرِيبٞ"[30] (فرما دیجئے: اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے کا گناہ (یا نقصان) میری اپنی ہی ذات پر ہے، اور اگر میں نے ہدایت پالی ہے تو اس وجہ سے (پائی ہے) کہ میرا رب میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا ہے قریب ہے)

اس کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں کہ "کُفّارِ مکہ حضور سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اس کا وبال میرے نفس پر ہے۔ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے۔، انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ ان سے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، خَلق کو نیکیوں کی راہیں آپ کے اِتّباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت و رفعت مرتبت کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علیٰ سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خَلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے، جب اس کو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق عزّوعلا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اس کا منشاء نہیں۔ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور ان کے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا[31] معلوم ہوا کہ ہدایت و راہنمائی اللہ کی توفیق سے ہے اور انبیاء کو وحی کے ذریعے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا کہ وہ اس پر خود بھی گامزن رہیں اور اپنے پیروکاروں کو اسکی تلقین کرتے رہیں۔

وحی اللہ کریم کا ایسا پیغام ہے جو انسان کے لیے رشد و ہدایت کا منبع ہے اسی لیے اس کی اتباع کرنے اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کا حکم دیتا ہے کیونکہ یہ ایسا ذریعہ علم و ہدایت ہے جو عین انسانی فطرت کے مطابق ہے،

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے "وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا [32] (اور آپ اس (فرمان) کی پیروی جاری رکھیۓ جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے، بیشک اللہ ان کاموں سے خبر دار ہے جو تم انجام دیتے)

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں کہ "اِن آیتوں میں خطاب تمام تر واحد کے صیغے میں ہے، لیکن یہاں جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ دین کے معاملے میں وہی رویہ ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہیے، جس کی یہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تلقین کی جارہی ہے [33]

ایک اور مقام پر اللہ کریم کا اپنے نبی کو یوں ارشاد فرمایا "وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ [34] (اے رسول!) آپ اسی کی اتباع کریں جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کرتے رہیں یہاں تک کہ اللہ فیصلہ فرمادے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے)

ایک اور مقام پر وحی کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے کیونکہ وحی اللہ کریم کی طرف سے ہے، جس کی اتباع کرنا لازمی ہے،، اسے اللہ کریم نے لوگوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے نازل فرمائی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ "اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ [35] (آپ اس (قرآن) کی پیروی کیجئے جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ مشرکوں سے کنارہ کشی کیجیے)

نبی کا نطق بھی وحی: نبی کریم لوگوں کو جو بات بتاتے تھے اللہ کریم انہیں بھی وحی کہا ہے کیونکہ وہ اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتے بلکہ اللہ کریم کی طرف سے عطا ہونے والی بات ہی ارشاد فرماتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ "إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ [36] (اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی)

اس آیہ کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمن کیلانی لکھتے ہیں کہ "رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اقوال کی شرعی حیثیت اور منکرین حدیث:۔ ان آیات کے اولین مخاطب تو کفار مکہ ہیں۔ مگر یہ آیتیں چونکہ آپ کے اقوال کو وحی اور واجب الاتباع قرار دیتی ہیں ۔ مختصراً آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی کے درج ذیل پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں جن سے معلوم ہوجائے گا کہ دین میں سنت کی کیا ضرورت اور کیا مقام ہے: ۱۔ تشریعی امور: قرآن میں نماز کا حکم تو تقریباً سات سو بار آیا ہے مگر اس کی تفصیل کہیں بھی نہیں کہ اسے کیسے ادا کیا جائے۔ کتنی نمازیں ہوں۔ ان کے صحیح اوقات کیا ہیں۔ ہر نماز میں رکعات کی تعداد کتنی ہے اور اس کی ترکیب کیا ہے؟ اسی طرح حج کیسے ادا کیا جائے، زکوٰۃ کتنی وصول کی جائے؟ قضایا کا فیصلہ کیونکر کیا جائے۔ ہر قضیہ کے لیے شہادتوں کا نصاب اور طریق کار کیا ہے۔ یا نکاح میں عورت کی رضامندی کا حق اور اس کی اہمیت، خلع کا حق، صلح وجنگ کے قواعد کی تفصیلات وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ انسان سنت یا آپ کے اقوال وافعال سے بے نیاز ہو کر انہیں بجا لا ہی نہیں سکتا۔ گویا قرآن کو ماننے اور جاننے کا واحد ذریعہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت ہے۔ پھر یہ تمام مندرجہ امور ایسے ہیں جن میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحابہ سے کبھی مشورہ نہیں کیا

حالانکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مشورہ کا تاکیدی حکم تھا کیونکہ یہ امور انسانی بصیرت سے تعلق نہیں رکھتے۔ عام انسان تو کیا ایک نبی بھی ایسے امور کا فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ ایسے تمام امور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بذریعہ وحی بتائے اور سکھائے جاتے تھے خواہ یہ وحی بذریعہ القاء ہو یا جبرئیل کے بصورت انسان سامنے آکر بتانے کی شکل میں ہو۔ گویا ایسے تمام امور بھی بذریعہ وحی طے پاتے تھے جسے عرف عام میں وحی خفی کہا جاتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ ایسی تمام تفصیلات قرآن میں مذکور نہیں۔ ۲۔ تدبیری امور: ایسے امور میں آپ کو صحابہ سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ مثلاً جنگ کے لیے کون سا مقام مناسب رہے گا، قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟ نظام حکومت کو کیسے چلایا جائے گویا ایسے امور ہیں جن کا تعلق انسانی بصیرت سے بھی ہے اور تجربہ سے بھی۔ ایسے امور میں وحی کی ضرورت نہیں ہوتی الا یہ کہ مشورہ کے بعد فیصلہ میں کوئی غلطی رہ جائے۔ ایسی صورت میں اس فیصلہ کی اصلاح بذریعہ وحی کر دی جاتی تھی۔ جیسے جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ کے بعد فیصلہ کے متعلق وحی قرآن میں نازل ہوئی۔ ۳۔ اجتہادی امور: سے مراد ایسے دینی امور ہیں جن میں کسی پیش آمدہ مسئلہ کا حل سابقہ وحی کی روشنی میں تلاش کیا جائے۔ گو یہ معاملہ ہر ماہر علوم دین کی ذاتی بصیرت سے یکساں تعلق رکھتا ہے تاہم آپ اس کے سب سے زیادہ حقدار تھے ٤۔ طبعی امور: جس میں انسان کی روزمرہ کی بول چال، خوراک، پوشاک اور دوسرے معاملات آجاتے ہیں اور ان امور کا تعلق تمام لوگوں سے یکساں ہے۔ ایسے امور میں انسان اور ایسے ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی نسبتاً وحی سے آزاد تھے۔ لیکن وہ کون سا پہلو ہے جس میں وحی نے ایسے معاملات پر پابندی نہ لگائی ہو۔ ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ تشریعی امور کا انحصار کلیتاً وحی پر ہے اور قرآن میں احکام چونکہ مجملاً مذکور ہوئے ہیں اور ان کا تعلق انسانی بصیرت سے بھی نہیں لہذا یہ احکام سنت کے بغیر انجام پا ہی نہیں سکتے۔ باقی تینوں قسم کے امور میں انسان نسبتاً آزاد ہے مگر ان تینوں پہلوؤں پر بھی وحی نے پابندیاں لگائی ہیں اور ہدایات بھی دی ہیں جن میں اکثر کا ذکر قرآن میں نہیں تو پھر آخر سنت نبوی سے انکار کیسے ممکن ہے اور کیسے کہا جا سکتا ہے کہ (وَمَا یَنْطِقُ) کا تعلق صرف قرآن ہی سے ہے؟ اور اس نظریہ کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو شخص سنت کا منکر ہو وہ قرآن کا بھی منکر ہوتا ہے[37]

ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا "قُلْ إِنَّمَآ أُنذِرُكُم بِٱلْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ ٱلصُّمُّ ٱلدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ"[38] (فرما دیجئے: میں تو تمہیں صرف وحی کے ذریعہ ہی ڈراتا ہوں، اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب بھی انہیں ڈرایا جائے) معلوم ہوا کہ انبیاء کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ جسے علماء نے وحی غیر متلو سے تعبیر کیا ہے۔

اللہ وحی کے ذریعے کلام کرتا ہے: انسان میں اس بات کی قوت نہیں کہ وہ خود براہ راست اللہ کریم سے ہمکلام ہو سکے، جبکہ اللہ تعالیٰ خود جب چاہے تب ایسا ہو سکتا ہے جبکہ کن طریقوں سے اللہ کریم بات کرتا ہے اس حوالے سے سورۃ الشوریٰ میں یوں بیان کیا گیا ہے "وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ"[39] (اور ہر بشر کی (یہ) مجال نہیں کہ اللہ اس سے (براہِ راست) کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے (کسی کو شانِ نبوت سے سرفراز فرما دے) یا پردے کے

پیچھے سے (بات کرے جیسے موسٰی علیہ السلام سے طورِ سینا پر کی) یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اُس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے (الغرض عالمِ بشریت کے لئے خطابِ اِلٰہی کا واسطہ اور وسیلہ صرف نبی اور رسول ہی ہوگا)، بیشک وہ بلند مرتبہ بڑی حکمت والا) اللہ کریم جیسے چاہے وحی کر سکتا ہے کیونکہ وہ خالق ومالک ہے ہر شے اس کے اختیار میں ہے وہ عظیم اور بلند رتبہ رکھتا ہے، اللہ کریم کا فرمان ہے کہ "وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ"[40] (اور ہر بشر کی (یہ) مجال نہیں کہ اللہ اس سے (براہِ راست) کلام کرے مگر یہ کہ وحی کے ذریعے (کسی کو شانِ نبوت سے سرفراز فرمادے) یا پردے کے پیچھے سے (بات کرے جیسے موسٰی علیہ السلام سے طورِ سینا پر کی) یا کسی فرشتے کو فرستادہ بنا کر بھیجے اور وہ اُس کے اِذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے (الغرض عالمِ بشریت کے لئے خطابِ اِلٰہی کا واسطہ اور وسیلہ صرف نبی اور رسول ہی ہوگا)، بیشک وہ بلند مرتبہ بڑی حکمت والا ہے) معلوم ہوا کہ کسی انسان میں یہ طاقت نہیں کہ ازخود اللہ کریم سے کلام کر سکے، کیونکہ انسان میں اتنی بساط وطاقت نہیں ہے۔ اللہ کریم اپنے بندوں سے مختلف انداز میں کلام کرتا ہے جیسے کہ پردے کی اوٹ سے، یا کسی فرشتے کے ذریعے اپنا پیغام دے کر کبھی انسان کے قلب میں بات ڈال کر، لہٰذا خدا کی شان ہے کہ جیسے چاہے بات کرے۔ اللہ کریم لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ بارے بیان فرتا ہے کہ اگر ہم وحی بھیج سکتے ہیں تو اسے واپس بھی لے سکتے ہیں اور لوگوں کے دلوں سے محو بھی فرما سکتے ہیں ایسا کرنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں یوں مذکور ہوا ہے کہ "وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا"[41] (اور اگر ہم چاہیں تو اس (کتاب) کو جو ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے (لوگوں کے دلوں اور تحریری نسخوں سے) محو فرمادیں پھر آپ اپنے لئے اس (وحی) کے لے جانے پر ہماری بارگاہ میں کوئی وکالت کرنے والا بھی نہ پائیں گے)

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ "وحی کی حالت ایک تصرف غیبی ہے: اس آیت کا خطاب اگرچہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف ہے لیکن بات جو فرمائی گئی ہے اس کو انہی لوگوں کو سنانا مقصود ہے جن کا اوپر سوال نقل ہوا ہے فرمایا کہ یہ وحی کی حالت وکیفیت تو تمہارے لیے بھی ایک بالکل اضطرار کیفیت وحال ہے جس میں تمہارے اختیار وارادہ اور تمہاری خواہش وکوشش کو کوئی دخل نہیں ہے۔ نہ تم اس کو اپنے ارادے سے لا سکتے اور نہ اپنے ارادے سے روک سکتے۔ یہاں تک کہ اگر ہم اس وحی کو سلب کرلیں جو ہم نے تم پر کی ہے تو کوئی طاقت ایسی نہیں جو تم کو یہ واپس دلا سکے۔ یہ محض ہمارا تصرف غیبی ہے جس سے تمہیں یہ چیز حاصل ہوتی ہے اور صرف ہمارا فضل ہے جس سے ہم نے تم کو سرفراز کیا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ یہ تمہارے رب کا تمہارے اوپر بہت ہی بڑا فضل ہوا ہے[42]

نزولِ وحی کا جھوٹا دعویٰ ظلم اور بہتان ہے: ایسے افراد جو خود سے نبوت اور وحی کے اترنے کا دعویٰ کریں ایسا کرنا اللہ کریم پر بہتان باندھنا ہے، کیونکہ نبوت اور وحی اللہ کریم کی طرف سے ملتی ہے۔ کوئی خود سے ایسا دعویٰ کرے تو جھوٹ اور ظلم ہوگا

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللهُ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَآئِكَةُ بَاسِطُواْ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُواْ أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ"[43] (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا (نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو اور (اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا) جو (خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میں (بھی) عنقریب ایسی ہی (کتاب) نازل کرتا ہوں جیسی اللہ نے نازل کی ہے۔ اور اگر آپ (اس وقت کا منظر) دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے اور (ان سے کہتے ہوں گے:) تم اپنی جانیں جسموں سے نکالو۔ آج تمہیں سزا میں ذلّت کا عذاب دیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں کیا کرتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے سرکشی کیا کرتے تھے) شیطان انسانوں کو اللہ کی راہ سے ہٹانے کے لیے ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور ان میں بدگمانی اور نفرت پیدا کر کے لڑائی جھگڑے کرواتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ انہیں حق کی راہ سے ہٹانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اللہ کریم اپنے بندوں کو شیطان کے اس وار سے اگاہی دیتا ہے اور شیطان کی طرف سے دل میں ڈالی جانے والی بات کو وسوسہ قرار دیتا ہے جیسا کہ "وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ"[44] (اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانوں اور جنّوں میں سے شیطانوں کو دشمن بنا دیا جو ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی (چکنی چپڑی) باتیں (وسوسہ کے طور پر) دھوکہ دینے کے لئے ڈالتے رہتے ہیں، اور اگر آپ کا ربّ (انہیں جبراً روکنا) چاہتا (تو) وہ ایسا نہ کر پاتے، سو آپ انہیں (بھی) چھوڑ دیں اور جو کچھ وہ بہتان باندھ رہے ہیں (اسے بھی) معلوم ہوا کہ وحی وہی کہلائے گی جو رب تعالیٰ کی طرف سے ہو، باقی سب باتیں شیطانی وسوسے ہیں۔ ایک اور مقام پر شیطان کے انسانی دلوں پر ہونے والے خطرناک حملوں بارے آگاہی دیتا ہے جیسا کہ سورہ انعام میں ہے کہ "وَلاَ تَأْكُلُواْ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ"[45] (اور تم اس (جانور کے گوشت) سے نہ کھایا کرو جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بیشک وہ (گوشت کھانا) گناہ ہے، اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں (وسوسے) ڈالتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کے کہنے پر چل پڑے (تو) تم بھی مشرک ہو جاؤ)

وحی علم و آگہی کا ذریعہ ہے: وحی ایک ایسا ذریعہ علم ہے جس سے کائنات اور خالق کائنات بارے آگاہی ملتی ہے، انسان کے مقصد حیات کا پتہ چلتا ہے اللہ کریم اپنے بندے کو کیسا دیکھنا چاہتا ہے؟ اور انسان اللہ عزوجل کی منشاء کے مطابق خود کو کیسے بدل سکتا ہے؟ ان تمام معاملات کو جاننے کے لیے وحی الٰہی کی طرف رجوع کرنے پڑتا ہے جیسا کہ اللہ کریم اپنے نبی سے ہمکلام ہو کر وحی کی بابت بیان کرتے ہیں کہ اس سے قبل آپ کو علم نہ تھا جبکہ وحی کے ذریعے پتا چلا کہ کتاب اور ایمان کیا ہے؟ راہ ہدایت کیا ہے؟

گویا وحی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے حقیقی علم عطا ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ "وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ"[46] (سو اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روحِ (قلوب و ارواح) کی وحی فرمائی (جو قرآن ہے)، اور آپ (وحی سے قبل اپنی ذاتی درایت و فکر سے) نہ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان (کے شرعی احکام کی تفصیلات کو ہی جانتے تھے جو بعد میں نازل اور مقرر ہوئیں، مگر ہم نے اسے نور بنا دیا۔ ہم اِس (نور) کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں، اور بیشک آپ ہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتے ہیں)

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ "هَذَا الْحُكْمُ عَامٌّ فِي حَقِّ كُلِّ النَّاسِ، لِأَنَّ الْمَقْصُودَ بَيَانُ نَفَاذِ قُدْرَةِ اللَّهِ فِي تَكْوِينِ الْأَشْيَاءِ كَيْفَ شَاءَ وَأَرَادَ فَلَمْ يَكُنْ لِلتَّخْصِيصِ مَعْنًى وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ثُمَّ خَتَمَ الْآيَةَ بِقَوْلِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلِيمٌ بِمَا خَلَقَ قَدِيرٌ عَلَى مَا يَشَاءُ أن يخلقه والله أعلم."[47] (یہ حکم تمام لوگوں کے حق میں عام ہے، کیوں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قدرت کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ چیزوں کو تشکیل دے سکے اور وہ کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہہ کر آیت کا اختتام کیا کہ وہ سب جاننے والا اور غالب ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں: وہ جس کو پیدا کرنا چاہتا ہے پیدا کرنے کے قابل ہے، اور خدا بہتر جانتا ہے) وحی ایک ایسا ذریعہ علم ہے جس سے اللہ کریم اپنے انبیاء کو ہدایت و راہنمائی عطا کرتا ہے جبکہ انہی کے ذریعے اپنی مخلوق کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وحی الٰہی راہنمائی کا ذریعہ بھی ہے، اس کے ذریعے اللہ کریم نے اپنے انبیاء کو لوگوں کے حالات واقعات، ان کی عادات اور عقائد و نظریات اور ماضی کے حوالے سے راہنمائی کی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ "نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ"[48] (اے حبیب!) ہم آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اس قرآن کے ذریعہ جسے ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے، اگرچہ آپ اس سے قبل (اس قصہ سے) بے خبر تھے)

ایک اور مقام پر یوں فرمایا "كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ"[49] (اے حبیب!) اسی طرح ہم نے آپ کو ایسی امت میں (رسول بنا کر) بھیجا ہے کہ جس سے پہلے حقیقت میں (ساری) امتیں گزر چکی ہیں (اب یہ سب سے آخری امت ہے) تاکہ آپ ان پر وہ (کتاب) پڑھ کر سنا دیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اور وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں، آپ فرما دیجئے: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے)

ابراہیم علیہ السلام کے دین کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا"ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ[50] (پھر (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے)ایسے ہی مزید فرمایا کہ "وَإِن كَادُواْ لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذًا لاَّتَّخَذُوكَ خَلِيلاً[51] (اور کفار تو یہی چاہتے تھے کہ آپ کو اس (حکمِ الٰہی) سے پھیر دیں جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے تاکہ آپ اس (وحی) کے سوا ہم پر کچھ اور (باتوں) کو منسوب کر دیں اور تب آپ کو اپنا دوست بنالیں)حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم سے بچانے کے لیے یوں راہنمائی کی "وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى[52] (اور بیشک ہم نے موسٰی (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، سوان کے لئے دریا میں (اپنا عصامار کر) خشک راستہ بنالو، نہ (فرعون کے) آپکڑنے کا خوف کرو اور نہ (غرق ہونے کا) اندیشہ رکھو)

اللہ کریم اپنے نبی کو اپنی تائید وحمایت سے آگاہ کر کے انہیں جنگی حکمت عملی بارے راہنمائی کرتا ہے جیسا کہ فرمایا"إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرَّعْبَ فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ[53] (اے حبیبِ مکرّم! اپنے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کیجیے) جب آپ کے رب نے (غزوۂ بدر کے موقع پر) فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ (اَصحابِ رسول کی مدد کے لیے) میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں، سو تم (بشارت و نصرت کے ذریعے) ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو، میں ابھی (جنگ جُو) کافروں کے دلوں میں (لشکرِ محمدی کا) رعب و ہیبت ڈالے دیتا ہوں، سو تم (غزوۂ بدر کے دوران جارح کافروں کی) گردنوں کے اوپر سے ضرب لگانا اور (ان کی سازشوں اور جنگی حربوں کے جواب میں) ان کے ایک ایک جوڑ کو توڑ دینا)

سابقہ انبیاء پر جو کتب نازل ہوئیں ان کی تصدیق ہمیں وحی کے ذریعے ملتی ہے جو قرآن مجید نازل ہوا اسے سابقہ کتب کی تصدیق کرنے والی قرار دیا گیا جیسا کہ سورہ فاطر میں ہے کہ "وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ[54] (اور جو کتاب (قرآن) ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے، وہی حق ہے اور اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بیشک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر ہے خوب دیکھنے والا ہے)

اللہ کریم جن لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے، انہی کی زبان میں وحی نازل نازل کرتا ہے تاکہ صحیح تفہیم حاصل ہو، اور پیغام موثر انداز میں پہنچ سکے ، جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ "وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ[55] (اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کی وحی کی تاکہ آپ مکّہ والوں کو اور اُن لوگوں کو جو اِس کے اِرد گرد رہتے ہیں ڈر سنا سکیں، اور آپ جمع ہونے کے اُس دن کا خوف دلائیں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (اُس دن) ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا)

انسان کے لیے جو چیزیں فائدہ مند ہیں انہیں حلال کیا گیا ہے جبکہ جن میں انسان کے لیے نقصان ہے اس سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ کریم کی اس میں بہت حکمتیں ہیں اور وہ اپنی حکمتوں کی تعلیم وحی کے زریعے عطا کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ "قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ"[56] (آپ فرمادیں کہ میری طرف جو وحی بھیجی گئی ہے اس میں تو میں کسی (بھی) کھانے والے پر (ایسی چیز کو) جسے وہ کھاتا ہو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سؤر کا گوشت ہو کیونکہ یہ ناپاک ہے یا نافرمانی کا جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (بھوک کے باعث) سخت لاچار ہو جائے نہ تو نافرمانی کر رہا ہو اور نہ حد سے تجاوز کر رہا ہو تو بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے)

اللہ کریم اپنے نبی کو وحی کے ذریعے سابقہ امتوں کے احوال بتا کر خبر دار کرتا ہے کہ ان جیسے برے اعمال مت اپنانا، اپنی عقل کو استعمال کر کے صحیح راستہ کے انتخاب کرنے کے لیے راہنمائی دے دیتا ہے۔ جیسا کہ سورہ یوسف میں ہے کہ "وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ"[57] (اور ہم نے آپ سے پہلے بھی (مختلف) بستیوں والوں میں سے مردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے، کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ (خود) دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا، اور بے شک آخرت کا گھر پرہیز گاری اختیار کرنے والوں کے لیے بہتر ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟)

اللہ کریم نے اپنے بندوں کو کام کے طریقے سکھائے اور ہدایات دیں تا کہ وہ اپنے معاملات کو بہتر طریقے سے انجام دے سکیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ "وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ"[58] (اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی کہ (اب) آپ اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیں تو وہ فوراً ان چیزوں کو نگلنے لگا جو انہوں نے فریب کاری سے وضع کر رکھی تھیں)

ایسے ہی حضرت نوح علیہ السلام کو کام کے حوالے سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ "فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ"[59] (پھر ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تم ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ سو جب ہمارا حکمِ (عذاب) آجائے اور تنور (بھر کر پانی) ابلنے لگے تو تم اس میں ہر قسم کے جانوروں میں سے دو دو جوڑے (نر و مادہ) بٹھا لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی (اس میں سوار کر لینا) سوائے ان میں سے اس شخص کے جس پر فرمانِ (عذاب) پہلے ہی صادر ہو چکا ہے، اور مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں کچھ عرض بھی نہ کرنا جنہوں نے (تمہارے انکار و استہزاء کی صورت میں) ظلم کیا ہے، وہ (بہر طور) ڈبو دیئے جائیں گے) ایک اور مقام پر موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ "وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا

وَاجْعَلُواْ بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ[60] (اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم دونوں مصر (کے شہر) میں اپنی قوم کے لئے چند مکانات تیار کرو اور اپنے (ان) گھروں کو (نماز کی ادائیگی کے لئے) قبلہ رخ بناؤ اور (پھر) نماز قائم کرو، اور ایمان والوں کو (فتح و نصرت کی) خوشخبری سنا)

خلاصہ بحث: اللہ کریم نے لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کے لیے اپنی طرف سے اپنے نبیوں علیہم السلام کے ذریعے علم کامل عطا کیا جسے وحی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ وحی اللہ کریم کا کلام ہے جو غیب کی خبریں عطا کرتا ہے، جبکہ وحی ایسا ذریعہ علم ہے جو یقینی علم پر مشتمل ہے۔

وحی کی اتباع لوگوں کے لیے لازم ہے جبکہ دیکھا جائے تو کوئی انسان براہ راست اللہ کریم سے خود ہمکلام نہیں ہو سکتا، اس کے لیے اللہ کریم خود جس طریقے سے چاہے انسانوں سے بات کر سکتا ہے۔ اللہ کریم نے وحی کے ذریعے اپنے انبیاء کی راہنمائی کی، انہیں کام کے طریقے سکھائے، اس کے ساتھ ساتھ وحی کو ہدایت کا ذریعہ بھی بنایا۔ اللہ کریم چاہے تو وحی واپس بھی لے سکتا ہے، جبکہ شیطان جو انسان کا کھلا دشمن ہے اس کی چالوں اور فریب کاریوں سے انسان کو آگاہ کر کے بچنے کے طریقے وحی کے ذریعے معلوم ہوتے ہیں۔ وحی کے ذریعے انسان کو حلال و حرام بارے علم عطا کیا گیا، کوئی شخص خود سے دعویٰ نبوت و وحی کرے تو وہ اللہ کریم پر بہتان ہو گا کیونکہ انسان خود سے ایسا نہیں کر سکتا یہ صرف اللہ کریم کی عطا و توفیق سے ممکن ہے۔

حوالہ جات:

---

[1]-الزبیدی، محمد مرتضی ،تاج العروس من جواهرالقاموس: ج40،زیر تحت وحی

[2]-ابن منظور،لسان العرب،زیر تحت وحی

[3]-بدرالدین عینی،علامه ،عمدة القاری شرح البخاری : ج1،ص14

[4]-بدرالدین عینی،علامه ،عمدة القاری شرح البخاری : ج1،ص14

[5] القرآن،النحل 68:16

[6] مریم 11:19

[7] النجم 10:53

[8] طٰهٰ 38:20

[9] المائده 111:5

[10] القصص 7:28

[11] فصلت 12:41

[12] هود 37:11

[13] یوسف 15:12

[14] ص 70:38

[15] علامہ زمخشری، تفسیر زمخشری:الکشاف عن الحقائق غوامض اتنزیل:ج4،ص104،بیروت

[16] فصلت 6:41

[17] احقاف 9:46

[18] ابراہیم 13:14

[19] النساء 16:4

[20] الشوریٰ 13:42

[21] الشوریٰ 3:42

[22] طہٰ 114:20

[23] علامہ نسفی،تفسیر المدارک اتنزیل وحقائق التاءویل:ج2،ص385،

[24] بنی اسرائیل 39:17

[25] علامہ زمحشری،تفسیر زمحشری:ج2،ص668

[26] آل عمران 44:3

[27] علامہ نسفی،تفسیر نسفی:ج1،ص255

[28] یوسف 102:12

[29] ہود 49:11

[30] السباء 50:34

[31] علامہ نعیم الدین مرادآبادی،تفسیر خزائن العرفان

[32] احزاب 2:33

[33] جاوید احمد غامدی،علامہ،تفسیرالبیان

[34] یونس 109:10

[35] الانعام 106:6

[36] النجم 4:53

[37] عبدالرحمن کیلانی،علامہ،تفسیر تیسیرالقرآن---------

[38] الانبیاء 45:21

[39] الشوریٰ 51:42

[40] الشوریٰ 51:42

[41] بنی اسرائیل 86:17

[42] امین احسن اصلاحی،مولانا،تدبر قرآن : ج4،ص157

[43] الانعام 93:6

[44] الانعام 112:6

[45] الانعام 121:6

[46] الشوریٰ 52:42

[47] فخرالدین الرازی،امام،تفسیر الرازی: ج27،ص611،مکتبہ بیروت

[48] یوسف 3:12

[49] الرعد 30:13

[50] النحل 123:16

[51] بنی اسرائیل 73:17

[52] طہٰ 77:20

[53] الانفال 12:8

[54] فاطر 31:35

[55] الشوریٰ 7:42

[56] الانعام 145:6

[57] یوسف 109:12

[58] الاعراف 117:7

[59] الموءمنون 27:23

[60] یونس 87:10

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.